احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

سوموار 22 ستمبر 2014ء

روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

سوموار 22 ستمبر 2014ء 26 ذیقعد 1435 ہجری 22 تبوک 1393 ہش جلد 64-99 نمبر 216

عجز کا پر جھکا دے

اوران دونوں (ماں باپ) کے لئے رحم سے عجز کا پر جھکا دے اور کہہ کہ اے میرے رب! ان دونوں پر رحم کر جس طرح ان دونوں نے بچپن میں میری تربیت کی۔ (بنی اسرائیل:25)

اخلاق عالیہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بزرگ تو آپ کے بچپن میں ہی فوت ہو گئے تھے، بیویوں کے بزرگ موجود تھے اور آپ ہمیشہ اُن کا ادب کرتے تھے۔ جب فتح مکہ کے موقع پر آپ ایک فاتح جرنیل کے طور پر مکہ میں داخل ہوئے تو حضرت ابوبکرؓ اپنے باپ کو آپ کی ملاقات کے لئے لائے۔ اُس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکرؓ سے کہا۔ آپ نے ان کو کیوں تکلیف دی میں خود اِن کے پاس حاضر ہوتا۔ (سیرت ابن ھشام جلد4 صفحہ48 مطبوعہ مصر 1936ء)

آپ ہمیشہ اپنے صحابہؓ سے فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص اپنے بوڑھے ماں باپ کا زمانہ پائے اور پھر بھی جنت کا مستحق نہ ہو سکے، تو وہ بڑا ہی بدبخت ہے۔ (مسلم کتاب البر والصلۃ باب رغم من ادرک ابویہ (الخ)

مطلب یہ کہ بوڑھے ماں باپ کی خدمت انسان کو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا اتنا وارث بنا دیتی ہے کہ جس کو اپنے بوڑھے ماں باپ کی خدمت کا موقع مل جائے وہ ضرور نیکی میں مستحکم اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا مستحق ہو جاتا ہے۔

ایک شخص نے ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی کہ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ! میرے رشتہ دار ایسے ہیں کہ میں اُن سے نیک سلوک کرتا ہوں اور وہ مجھ سے بدسلوکی کرتے ہیں۔ میں ان سے احسان کرتا ہوں اور وہ مجھ پر ظلم کرتے ہیں۔ میں اُن کے ساتھ محبت سے پیش آتا ہوں اور وہ مجھ سے ترش روئی سے پیش آتے ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر یہ بات ہے تو پھر تو تمہاری خوش قسمتی ہے کیونکہ خدا کی مدد تمہیں ہمیشہ حاصل رہے گی۔

(مسلم کتاب البر والصلۃ باب صلۃ الرحم و تحریم قطیعتھا)

ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم صدقہ و خیرات کی نصیحت فرما رہے تھے تو آپ کے ایک صحابی ابوطلحہؓ انصاری آئے اور اُنہوں نے اپنا ایک باغ صدقہ کے طور پر وقف کر دیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اِس پر بہت خوش ہوئے اور فرمایا بہت عمدہ صدقہ ہے بہت اچھا صدقہ ہے۔ بہت اچھا صدقہ ہے۔ پھر فرمایا۔ لو اب تو تم اسے وقف کر چکے۔ اب میرا دل چاہتا ہے کہ تم اس کو اپنے رشتہ داروں میں بانٹ دو۔ (بخاری کتاب التفسیر باب لن تنالوا البر (الخ)

ایک دفعہ ایک شخص آپ کے پاس آیا اور اُس نے کہا۔ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ! میں آپ سے ہجرت کی بیعت کرتا ہوں اور آپ سے خدا کے رستہ میں جہاد کرنے کی بیعت کرتا ہوں۔ کیونکہ میں چاہتا ہوں میرا خدا مجھ سے خوش ہو جائے۔ آپ نے فرمایا کیا تمہارے والدین میں سے کوئی زندہ ہے؟ اُس نے کہا دونوں زندہ ہیں۔ آپ نے فرمایا کیا تم چاہتے ہو کہ خدا تم سے راضی ہو جائے۔ اس نے کہا ہاں یَا رَسُوْلَ اللّٰہ! آپ نے فرمایا پھر بہتر یہ ہے کہ واپس جاؤ اور اپنے والدین کی خدمت کرو اور خوب خدمت کرو۔

(بخاری کتاب الادب باب لایجاھد الا باذن الابوین)

(دیباچہ تفسیر القرآن، انوار العلوم جلد20 صفحہ410)

روزنامہ الفضل۔ علوم کا خزانہ

حضرت مصلح موعود نے جماعت احمدیہ کے احباب کے علمی شعور میں اضافہ کیلئے 18 جون 1913ء کو اخبار الفضل کا اجراء فرمایا تھا۔ علمی شعور کو بلند سے بلند کرنے کے لئے خلفاء احمدیت کے خطبات جمعہ اور خطابات شائع ہوتے ہیں اور الفضل کے ذریعہ ہی دینی علوم کے علاوہ دنیا میں جدید ترین ریسرچ اور دنیوی علوم سائنس، میڈیکل سماجیات اور معاشیات وغیرہ کو احباب جماعت تک پہنچایا جاتا ہے جس کی حالیہ مثال حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دورہ جات کے دوران واقفین نو طلباء کے ساتھ ملاقات میں نہایت عمدہ اور مفید طریق کا آغاز فرمایا ہے طلباء مختلف علوم میں اپنی Ph.D لیول کی ریسرچ حضور انور کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔ یہی ریسرچ حضور انور کے دورہ کی رپورٹ کی شکل میں الفضل میں شائع ہو کر احباب جماعت کے ہاتھوں میں پہنچ جاتی ہے۔ جس کے مطالعہ سے احباب جماعت کا علمی شعور بھی بڑھتا ہے۔ خلیفۃ المسیح کی مصروفیات کو احباب تک پہنچانا اخبار الفضل کے اجراء کا ایک اہم مقصد ہے۔

اس لئے احباب جماعت سے التماس ہے کہ وہ خود اخبار الفضل کا مطالعہ کریں اور اپنے بچوں کو جو مختلف کلاسوں میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں ان کو بھی مطالعہ کروائیں۔ الفضل کا مطالعہ جہاں ان کی روحانی تربیت کیلئے مفید ہوگا۔ وہاں ان کی دنیوی تعلیم میں بہتری کا موجب بھی ہوگا اور ان میں جدید علوم کو سمجھنے اور استفادہ استعداد کو بہتر بنائے گا۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

درخواست دعا

مختلف جگہوں پر بعض احمدی افراد مختلف مقدمات میں ملوث ہیں ان افراد جماعت کی باعزت بریت کیلئے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی قبول فرمائے اور ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ

خطبات امام وقت سوال وجواب کی شکل میں

بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء

خطبہ جمعہ 15/اگست 2014ء

س: حضور انور نے خطبہ جمعہ کے آغاز میں کون سی آیت تلاوت فرمائی؟

ج: ترجمہ ''اے لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ اور رسول کی بات پر لبیک کہو۔ جب وہ تمہیں بلائے تا کہ تمہیں زندہ کرے۔'' (سورۃ انفال:25)

س: لفظ یحییکم سے کون سی زندگی مراد ہے؟

ج: فرمایا! قرآن کریم کے ان الفاظ سے ظاہر ہے کہ یہ زندگی روحانی زندگی ہے نہ کہ ظاہری موت سے زندگی۔

س: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق حسنہ کے بارہ میں حضرت عائشہؓ کی گواہی درج کریں؟

ج: فرمایا! حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کسی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کے بارے میں دریافت کیا تو حضرت عائشہؓ نے فرمایا۔ کان خلقہ القراٰن آپ کا خلق قرآن تھا جو کچھ اس میں ہے یعنی قرآن کریم میں اس کا عملی نمونہ آپ تھے۔

س: خدا تعالیٰ کی محبت اور حقیقی روحانی زندگی کیلئے کن باتوں پر عمل کرنا ضروری ہے؟

ج: فرمایا! اللہ فرماتا ہے کہ اگر تم خدا تعالیٰ کی محبت چاہتے ہو تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی ضروری ہے اور خدا کی محبت ہی وہ مقام ہے جس سے روحانی حیات ملتی ہے روحانی زندگی ملتی ہے۔ پس حقیقی روحانی زندگی کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز پر لبیک کہنا ضروری ہے۔

س: ایک شخص کس وقت حقیقی مومن کہلاسکتا ہے؟

ج: فرمایا! جب تک ایک مومن کہلانے والا حقیقی رنگ میں اس بات کو نہیں مانتا کہ فاتبعونی یحببکم اللہ۔ پس میری اتباع کرو تو اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا۔ اس وقت تک حقیقی متبع اور مؤمن نہیں کہلاسکتا۔

س: سورۃ جمعہ میں آنحضرت ﷺ اور دین حق پر ہونے والے کس اعتراض کا جواب دیا گیا ہے؟

ج: فرمایا! آجکل کا دین حق کے ماننے والوں کی حالت دیکھ کر اعتراض کیا جاتا ہے کہ یہ حالت ایسی کیوں ہے۔ اس کا جواب یہی ہے کہ یہ وہی جہالت اور گمراہی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تھی اور اس کے دور کرنے کے لئے اور اصل زندگی بخش پیغام دینے کے لئے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا تھا۔ اور سورۃ جمعہ آیات 3 اور 4 میں اس کا جواب ہے کہ انہی میں سے دوسروں کی طرف بھی اسے مبعوث کیا جائے گا۔ اور جہالت کو دور کیا جائے گا۔

س: سورۃ جمعہ آیت 4 میں کن دو گروہوں کا ذکر فرمایا ہے؟

ج: سورۃ جمعہ میں ایک اولین کے گروہ کا ذکر ہے اور دوسرے آخرین کے گروہ کا ذکر ہے۔

س: واٰخرین منھم میں منھم سے کیا مراد ہے؟

ج: حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ ''یہ اسی بات کی طرف اشارہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کے معجزات آخری زمانے میں بھی وہ مشاہدہ کریں گے اور درمیانی زمانہ کو اس نعمت سے کامل طور پر حصہ نہیں ہوگا۔

س: آخری زمانہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کن معجزات کا ذکر فرمایا گیا؟

ج: طاعون کا پھیلنا، حج سے روکے جانا، ریل کا تیار ہونا، اونٹوں کا بیکار ہونا، یہ تمام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات تھے جو اس زمانے میں دیکھے گئے۔

س: اللہ تعالیٰ اپنے مامورین سے کیا وعدہ کرتا ہے؟

ج: فرمایا! اللہ تعالیٰ کے مامور اللہ تعالیٰ سے یہ وعدہ لے کر آتے ہیں کہ جو قوم ان کے ساتھ شامل ہوگی حقیقی پیروی کرے گی وہ اسے کامیابی تک پہنچائیں گے۔ انہیں روحانی زندگی عطا ہوگی اور باقی لوگ ناکام اور ذلیل ہوں گے۔ حضرت مسیح موعود کے ساتھ بھی اللہ تعالیٰ کا یہی وعدہ ہے کہ آپ غالب آئیں گے۔ آپ کے ماننے والے ترقی کرتے چلے جائیں گے۔

س: نظام خلافت کے حوالہ سے حضور انور نے کیا ارشاد فرمایا؟

ج: فرمایا! خلافت وہ انعام ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا ہوتا ہے۔ چھین کر نہیں لیا جاتا ظلم کر کے نہیں حاصل کیا جاتا۔ معصوموں کو زندہ درگور کر کے نہیں حاصل کیا جاتا۔ ظالمانہ طریقے پر قتل کر کے اس نظام پر قبضہ نہیں کیا جاتا۔ یہ تو زندگیاں دینے کا ذریعہ ہے نہ کہ زندگیاں لینے کا۔ جو خدا تعالیٰ کی تائید اور مدد کے بغیر ممکن نہیں ہے۔ پس کوئی اور نظام بھی جو چھین کر لیا جائے وہ خدا تعالیٰ کا تائید یافتہ نہیں ہوسکتا اور نہ کبھی ہوا ہے۔

س: مامورین کے ماننے والوں کو کس نوع کی قربانیاں کرنی پڑتی ہیں؟

ج: مامور کے ساتھ شامل ہونے والے ہر قسم کی قربانی کے لئے تیار ہو جاتے ہیں کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ ان کی قربانیاں ضائع نہیں ہوں گی۔ ان کو قربانیوں کی اہمیت کا پتا ہوتا ہے۔ اس لئے وہ بعض دفعہ اپنی اس ظاہری زندگی کو روحانی زندگی کے لئے قربان کر دیتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود کے وقت میں بھی ایسے تھے جنہوں نے اپنے خاندان، رشتے دار، مال، کاروبار، حتی کہ جان تک کی قربانی دی۔ آج بھی سینکڑوں ہزاروں ایسے ہیں جو قربانیاں دیتے ہیں۔

س: حضور انور نے ایک عرب کے قبولیت احمدیت کے بعد کے حالات کا کن الفاظ میں ذکر فرمایا؟

ج: فرمایا! احسام الدین صاحب عرب ہیں۔ انہوں نے کچھ عرصہ قبل میں نے بیعت کی تھی اور اب بڑی مشکل حالات کا سامنا ہے۔ کفر کے فتوے لگے بیوی بچے چھین لئے گئے۔ لیکن سب کچھ چھوڑنے کے باوجود میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایمان پر قائم ہوں۔ اور کہتے ہیں اللہ کرے کہ میں کبھی نہ پھسلوں۔ میں پھسلنے والا نہیں اور ثابت قدم رہوں گا۔

س: خطبہ جمعہ میں انسان کی قربانی اور اس پر حاصل ہونے والے انعام کے حوالہ سے کون سی کہاوت بیان ہوئی ہے؟

ج: فرمایا! انسان کی قربانی اور اس پر انعام کی ایک دنیاوی مثال ہم پیش کرتے ہیں۔ بہت سارے لوگوں نے سنی ہوگی کہ ایران کا ایک بادشاہ تھا۔ کہاوت ہے کہ اپنے وزیر کے ساتھ ایک کسان کے پاس سے گزرا جو درخت لگا رہا تھا۔ عمر کے لحاظ سے وہ ایسے حصے میں تھا جہاں ان درختوں کے پھلوں سے اس کو کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا تھا۔ تو بادشاہ نے اس سے پوچھا کہ تمہیں اس درخت لگانے سے کیا فائدہ ہوگا۔ اس نے جواب دیا کہ پہلوں نے جو درخت لگائے تھے جو قربانیاں کی تھیں ان کو ہم کھا رہے ہیں اور جو ہم لگائیں گے ان کو آئندہ نسلیں کھائیں گی۔ بادشاہ کا یہ دستور تھا کہ جب کوئی اچھی بات لگتی تو خوش ہو کر وہ زہ کہتا تھا جس کا مطلب یہ ہوتا تھا وزیر کے لئے اشارہ کہ اس کو انعام دے دو۔ کسان کی یہ بات سن کر بادشاہ خوش ہوا اور اس نے زہ کہا تو وزیر نے اس کو اشرفیوں کی ایک تھیلی دے دی۔ یہ تھیلی لے کر کسان نے کہا کہ اس درخت نے تو لگاتے لگاتے ہی پھل دے دیا۔ اس کا تو ابھی فائدہ شروع ہوگیا۔ یہ بات سن کر بادشاہ کو اچھی لگی اس نے پھر زہ کہہ دیا۔ وزیر نے پھر ایک تھیلی دے دی۔ اس پر اس نے کہا کہ درخت تو کئی سالوں میں تیار ہوتا ہے اور پھر ایک دفعہ پھل دیتا ہے۔ میرے درخت نے تو لگاتے لگاتے دو پھل دے دیئے۔ اس پر بادشاہ نے پھر زہ کہا اور کہا کہ اب چلو یہاں سے نہیں، تو بوڑھا ہمیں لوٹ لے گا۔ یہ تو دنیاوی بادشاہوں کا حال ہے جہاں انعاموں سے نوازتے ہیں وہاں خزانے خالی ہونے کا بھی ان کو ڈر رہتا ہے لیکن ہمارا خدا تو انعام دیتا ہے اور دیتا چلا جاتا ہے جو کبھی ختم نہیں ہوتے اور روحانی زندگی دینے کے بعد پھر دائمی زندگی دیتا ہے اور اس میں بھی اور اخروی زندگی میں بھی انعام دیتا چلا جاتا ہے اور بڑھاتا چلا جاتا ہے۔

س: حضرت مسیح موعود نے اپنی فتوحات اور غلبہ کا ذکر کن الفاظ میں کیا ہے؟

ج: فرمایا! ''اے تمام لوگو! سن رکھو کہ یہ اس کی پیشگوئی ہے جس نے زمین وآسمان بنایا وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلاوے گا (اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے پھیل رہی ہے) اور حجت اور برہان کے رو سے سب پر ان کو غلبہ بخشے گا۔ وہ دن آتے ہیں بلکہ قریب ہیں کہ دنیا میں صرف یہی ایک مذہب ہوگا جو عزت کے ساتھ یاد کیا جائے گا۔ خدا اس مذہب اور اس سلسلہ میں نہایت درجہ اور فوق العادت برکت ڈالے گا اور ہر ایک کو جو اس کے معدوم کرنے کا فکر رکھتا ہے نامراد رکھے گا اور یہ غلبہ ہمیشہ رہے گا یہاں تک کہ قیامت آجائے گی۔

(تذکرۃ الشہادتین، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 66)

ہمارے مربی سجدوں میں جیتیں

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

(مربی) کا کام مباحثات کرنا نہیں بلکہ دین اور تقویٰ قائم کرنا ہے۔ ہم نے حضرت مسیح موعود کی سادگی کو دیکھا ہے۔ مَیں بچہ تھا مگر مجھے یاد ہے ہم آپ کا چہرہ دیکھ کر سمجھتے کہ معلوم نہیں آپ سوال کا جواب دے سکیں گے یا نہیں مگر جب جواب دیتے تو سائل کو مطمئن کر کے خاموش کر دیتے۔ پس ہمیں وہ تیز طرار (مربی) نہیں چاہئیں جو خم ٹھونک کر میدانِ مباحثہ میں نکل آئیں اور کہیں آؤ ہم سے مقابلہ کر لو۔ ایسے (مربی) آریوں اور عیسائیوں کو ہی مبارک ہوں ہمیں تو وہ چاہئیں جن کی نیچی نظریں ہوں جو شرم وحیا کے پتلے ہوں، جو اپنے دل میں خوف خدا رکھتے ہوں، لوگ جنہیں دیکھ کر کہیں کہ یہ کیا جواب دے سکیں گے۔ ہمیں اُن فلسفیوں کی ضرورت نہیں جو مباحثوں میں جیت جائیں بلکہ اُن خادمانِ دین کی ضرورت ہے جو سجدوں میں جیت کر آئیں۔ اگر وہ مباحثوں میں ہار جائیں تو سَو دفعہ ہار جائیں۔ ہمیں اِس کی کیا ضرورت ہے کہ زبانیں چٹخارہ لیں مگر ہمارے حصہ میں کچھ نہ آئے۔ سر جنبش کریں اور ہم محروم رہیں میں مانتا ہوں کہ اس میں بیرونی جماعتوں کا بھی قصور ہے۔ وہ لکھتی ہیں کہ فلاں (مربی) کو بھیجا جائے، فلاں کا آنا کافی نہیں کیونکہ وہ چٹخارہ دار زبان میں بات نہیں کرسکتا۔ یہ صحیح ہے مگر لیڈر وہ ہوتا ہے جو لوگوں کو پیچھے چلائے نہ کہ لوگ جدھر چاہیں اُسے لے جائیں۔ جو شخص تقویٰ وطہارت پیدا کرتا ہے جو قلوب کی اصلاح کرتا ہے وہی حقیقی (مربی) ہے لیکن جو یہ سمجھے کہ میں نوکر ہوں اور جو وہاں جائے جہاں اُسے حکم دیا جائے ایسے کو ہم نے کیا کرنا ہے۔ اسے تو کل اگر کہیں اِس سے اچھی نوکری مل گئی تو وہاں چلا جائے گا۔ ہمیں وہ (مربی) چاہئیں جو اپنے آپ کو ملازم نہ سمجھیں بلکہ خدا تعالیٰ کے لئے کام کریں اور اُسی سے اجر کے متمنی ہوں۔ جو ایسا نہیں کرتا وہ ہمارا (مربی) نہیں بلکہ ہمارے دشمن کا (-) ہے، وہ شیطان کا (مربی) ہے کیونکہ اُس کو تقویت دے رہا ہے۔

(خطابات شوریٰ جلد 2 ص 26)

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

مکرم محمد اشرف ضیاء صاحب

پُرسکون اہلی زندگی تربیت اولاد کا ذریعہ

﴾قسط دوم آخر﴿

حضرت اقدس مسیح موعود کی اہلی زندگی ہمارے لئے مثال ہے۔ آپس کی محبت کا یہ عالم تھا کہ حضرت اماں جان نے حضرت اقدس مسیح موعود سے مخاطب ہو کر کہا:

''میں ہمیشہ دعا کرتی ہوں کہ خداتعالیٰ مجھے آپ کا غم نہ دکھائے اور مجھے آپ سے پہلے اٹھا لے۔''

یہ سن کر حضرت مسیح موعود نے فرمایا:

''اور میں ہمیشہ دعا کرتا ہوں کہ تم میرے بعد زندہ رہو اور میں تم کو سلامت چھوڑ جاؤں۔''

(سیرت حضرت اماں جان از صاحبزادی امتہ الشکور شائع کردہ مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان صفحہ 3)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل فرماتے ہیں:

''جیسا کہ میں مردوں کو بار بار تاکید کرتا ہوں کہ اپنی عورتوں کے ساتھ نیک سلوک کیا کریں۔ ایسا ہی میں عورتوں کو بھی خاوندوں کے حقوق کے متعلق وعظ کیا کرتا ہوں۔ عورت اور مرد کے درمیان بہت محبت کے تعلقات ہونے چاہئیں۔ جن سے مومنوں کے گھر نمونہ بہشت بن جائیں۔''

(خطبات نور صفحہ 457)

مرد و زن دونوں اگر ہوں ہم خیال و ہمرکاب
ازدواجی زندگی ہے کامگار و کامیاب

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے گھروں کو پُرسکون اور مثالی بنانے اور دنیا میں ہی ایک چھوٹی سی جنت بنانے کے سلسلہ میں مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا:

''قرآن کریم فرماتا ہے کہ جب تک دونوں فریق ایک دوسرے کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک نہ بنیں۔ اس وقت تک یہ توقع رکھنا کہ اولاد میں سے آنکھوں کی ٹھنڈک نصیب ہوگی یہ ایک فرضی بات ہے اور اس میں ایک بہت ہی گہری حکمت بیان فرمائی گئی ہے۔ جس کا انسانی نفسیات سے گہرا تعلق ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ والدین جو ایک دوسرے سے آنکھوں کی ٹھنڈک پاتے ہیں ان کی اولادیں ہمیشہ ان کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک بنتی ہیں۔ تربیت میں یک جہتی پائی جاتی ہے اور ایک ہی مزاج کے ساتھ بچے پرورش پا رہے ہوتے ہیں۔ اور وہ ماں باپ جو ایک دوسرے سے سچا پیار کرنے والے اور ایک دوسرے کا ادب کرنے والے اور ایک دوسرے کا لحاظ کرنے والے اور ایک دوسرے کی ضروریات کا دھیان رکھنے والے اور اخلاق سے پیش آنے والے ماں باپ ہوتے ہیں۔ اُن کی اولاد بھی اپنے ماں باپ سے پیار کرنے والی بنتی ہے اور آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ نسبتاً بہتر تعلقات قائم کرتی ہے اور ایسی اولاد پھر ماں باپ کی آنکھوں کی ٹھنڈک بن جاتی ہے۔''

(خطبہ مورخہ 29 جون 1990ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے عورتوں کو خاوندوں کی عزت کرنے کے سلسلہ میں نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

''عورتوں کو چاہئے کہ ہوش کریں اور ایسے لوگوں کی عزت کریں۔ ان کے ساتھ عزت سے پیش آئیں۔ اپنے گھر کو ان کے لئے جنت بنائیں۔ اگر وہ اپنے گھر کو خاوندوں کے لئے جنت بنائیں گی تو ان کے پاؤں تلے ان کے بچے بھی جنت حاصل کریں گے''۔

(الفضل انٹرنیشنل 26 مارچ 1999ء)

اپنے گھروں کو جنت بنانے کے لئے ہمیں کثرت سے دعائیں کرنے کی ضرورت ہے تاکہ میاں بیوی کا وہ رشتہ جو خداتعالیٰ نے سکون کا باعث بنایا ہے باہمی رنجشوں کی وجہ سے خراب نہ ہو اور میاں بیوی میں ایسا حسن سلوک دیکھنے کو ملے کہ ہمارا معاشرہ بھی جنت نظیر بن جائے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

''میں التزاماً چند دعائیں ہر روز مانگا کرتا ہوں۔ اوّل: اپنے نفس کے لئے دعا مانگتا ہوں کہ خداوند کریم مجھ سے وہ کام لے جس سے اس کی عزت اور جلال ظاہر ہو اور اپنی رضا کی پوری توفیق عطا کرے۔ دوم:- پھر اپنے گھر کے لوگوں کے لئے دعا مانگتا ہوں کہ ان سے قرۃ عین عطا ہو اور اللہ تعالیٰ کی مرضیات کی راہ پر چلیں۔ سوم: پھر اپنے بچوں کے لئے دعا مانگتا ہوں کہ یہ سب دین کے خدام بنیں۔ (ملفوظات جلد 1 صفحہ 309)

حضرت اماں جان سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ نے جو نصائح اپنی بیٹی کو فرمائیں آج ہر بیٹی کو اپنے سامنے رکھنی چاہئیں تاکہ ہر ایک اہلی زندگی پُرسکون ہو۔ آپ فرماتی ہیں:

''اپنے شوہر سے پوشیدہ یا وہ کام جس کو ان سے چھپانے کی ضرورت سمجھو ہرگز کبھی نہ کرنا۔ شوہر نہ دیکھے مگر خدا دیکھتا ہے اور بات آخر ظاہر ہو کر عورت کی وقعت کو کھو دیتی ہے۔ اگر کوئی کام ان کی مرضی کے خلاف سرزد ہو جائے تو ہرگز کبھی نہ چھپانا صاف کہہ دینا کیونکہ اس میں عزت ہے اور چھپانے میں آخر بے عزتی اور بے وقری کا سامنا ہے۔ کبھی اُن کے غصے کے وقت نہ بولنا تم پر یا کسی نوکر پر یا بچہ پر خفا ہوں اور تم کو علم ہو کہ اس وقت یہ حق پر نہیں ہیں۔ جب بھی اس وقت نہ بولنا۔ غصہ تھم جانے پر پھر آہستگی سے حق بات اور اُن کی غلطی پر ہونا اُن کو سمجھا دینا۔ غصہ میں مرد سے بحث کرنے والی عورت کی عزت باقی نہیں رہتی اگر غصہ میں کچھ وہ سخت کہہ دیں تو کتنی ہتک کا موجب ہو۔ ان کے عزیزوں کو، عزیزوں کی اولاد کو اپنا جاننا کسی کی بُرائی تم نہ سوچنا خواہ تم سے کوئی برائی کرے تم دل میں بھی سب کا بھلا ہی چاہنا اور عمل سے بھی بدی کا بدلہ نہ کرنا۔ دیکھنا پھر ہمیشہ خدا تمہارا بھلا کرے گا۔''

(سیرۃ حضرت اماں جان حصہ دوم صفحہ 167)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں:

''پس اگر تم اپنے نکاحوں میں برکت چاہتے ہو تو انہیں قرآن کریم کے مطابق بناؤ۔...... پس اگر تم مومن بنو گے تو خدا تمہارے گھروں کو جنت بنا دے گا۔ راحت اور آرام پیدا کر دے گا۔ ...... عورتوں پر بہت رحم کرو۔ یہ جنس بہت غریب اور کمزور ہے۔ اس زمانہ میں اس پر اتنے ظلم ہو رہے ہیں کہ دیکھ کر دل کانپ جاتا ہے۔

بہت لوگ ہیں جو یہ خیال کرتے ہیں کہ عورتیں ہمارے لئے عیش و عشرت کے سامانوں میں سے ایک چیز ہیں ہم جس طرح چاہیں ان سے لوگ کریں ان کے ہم پر کوئی حقوق نہیں ہیں۔''

(خطبات محمود جلد 3 صفحہ 28-27)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں:

''آپ میں سے ہر وہ عورت جس کے گھر میں کوئی فتنہ ہو اور اتحاد میں خلل پیدا ہوتا ہو اپنے خدا کے سامنے اُس کی ذمہ دار ہے اور اُس کے متعلق اپنے رب کے حضور جواب دہ ہونا پڑے گا کیونکہ اُس نے اپنے گھر کی پاسبانی نہیں کی۔''

(ماہنامہ مصباح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نمبر جون جولائی 2008ء صفحہ 85)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:

''احمدی عورت واقعتاً اس بات کی اہلیت رکھتی ہے کہ اپنے گھروں میں وہ کشش دے جس کے نتیجے میں وہ محور بن جائے اور اس کے گھر کے افراد اس کے گرد گھومیں۔ انہیں باہر چین نصیب نہ ہو بلکہ گھر میں سکینت ملے۔ ایک دوسرے سے پیار و محبت کے ساتھ اپنی زندگی گزاریں کہ لذت یابی کا محض ایک ہی رخ سر پر سوار نہ رہے جو جنون بن جائے اور جس کے بعد دنیا کا امن اٹھ جائے۔ خداتعالیٰ نے پیار و محبت کے جو لطیف رشتے عطا فرمائے ہیں ان رشتوں کے ذریعہ وہ سکینت حاصل کریں جیسے خون کی نالیوں سے ہر طرف سے دل کو خون پہنچتا ہے وہ دل بن جائیں اور ہر طرف سے محبت کا خون اُن تک پہنچے اور جسم کے ہر عضو کو اُن کی طرف سے سکینت کا خون پہنچے''۔

(حوا کی بیٹیاں اور جنت نظیر معاشرہ صفحہ 75)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

''پس جب شادی ہوگئی تو اب شرافت کا تقاضا یہی ہے کہ ایک دوسرے کو برداشت کریں نیک سلوک کریں۔ ایک دوسرے کو سمجھیں، اللہ کا تقویٰ اختیار کریں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر اللہ کی بات مانتے ہوئے ایک دوسرے سے حسن سلوک کرو گے تو بظاہر ناپسندیدگی، پسند میں بدل سکتی ہے اور تم اس رشتے سے زیادہ بھلائی اور خیر پا سکتے ہو۔ کیونکہ ہمیں غیب کا علم نہیں۔ اللہ تعالیٰ غیب کا علم رکھتا ہے اور سب قدرتوں کا مالک ہے وہ تمہارے لئے اس میں بھلائی اور خیر پیدا کر دے گا''۔

(مشعل راہ جلد پنجم حصہ چہارم صفحہ 116)

فرمایا:

''ایک نیک عورت کی سب سے پہلے یہی خواہش ہونی چاہئے کہ اس کا خدا اس سے راضی ہو۔ پھر خاوند راضی ہو۔ اپنے بچوں کی بہترین تربیت کرے اور خلافت سے وفا کا تعلق باندھے۔ جس گھر میں یہ چیز پیدا ہو جائے وہ کبھی ضائع نہیں ہوتا''۔

(الفضل انٹرنیشنل 19 مئی 2006)

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ عورتوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتی ہیں:

''شادی کے بعد پہلے بیوی میاں کی لونڈی بنتی ہے تو پھر میاں بیوی کا غلام بنتا ہے...... (یعنی کتنی حکمت اور عقل کی بات ہے کہ بیوی پہلے میاں کی فرماں بردار اور مطیع بنے گی تو میاں کا دل جیتے گی پھر میاں بیوی سے محبت کرے گا)

☆...... میاں بیوی کی پرائیویٹ باتیں کبھی کسی سے نہ کرو عورتیں اپنی سہیلیوں سے اور مرد اپنے دوستوں سے ایسے باتیں کرتے اور اپنی شیخی بگھارتے ہیں جو نہایت بری اور نامناسب بات ہے۔

☆...... میاں جب باہر سے آئے تو تیار رہو۔ جب باہر جائے جب بھی تمہارا حلیہ درست ہوتا کہ جب وہ تمہارا تصور کرے تو خوش کن ہو نہ کہ بال پھیلائے ہوئے ایک بدبودار عورت کا۔

☆...... غصے کے وقت میاں سے زبان مت چلاؤ بعد میں غصہ ٹھنڈا ہونے پر اس کی زیادتی پر آرام سے شرمندہ کرو۔

☆...... باہر سے آنے پر کبھی لڑائی نہ کرو خواہ کتنا ہی غصہ ہو۔ ہر لحاظ سے آرام پہنچا کر بے شک بھڑاس نکالو۔

☆...... میاں بیوی کے رشتہ میں جھوٹی انا نہیں ہونی چاہئے اگر اپنی غلطی ہو تو میاں بیوی کو منا لے اس میں کوئی بے عزتی نہیں۔

☆...... لڑ کر کبھی گھر جانے کی دھمکی نہ دو۔ اگر مرد غصہ میں آ کر کہہ دے اچھا جاؤ تو کتنی بے عزتی ہے اور میکے میں جا کر بیٹھنا تو اُس وقت ہی ہے جب خدانخواستہ واقعی نہ جانا ہو۔ ورنہ ایسی بات قدر کی بجائے بے عزتی کرواتی ہے۔

☆...... کوئی کام میاں سے چھپ کر نہ کرنا جو بات چھپانے کو جی چاہے وہ ہرگز نہ کرنا۔ اگر میاں کو پتہ چل جائے تو ساری عمر کے لئے بے اعتباری ہو جائے گی اور بے عزتی الگ۔

☆...... میکہ کی بات سسرال اور سسرال کی بات میکہ میں نہ کرنا تمہارے دل سے تو وہ مٹ جائے گی لیکن بڑوں کے دل میں گرہ پڑ جائے گی۔

(سیرت و سوانح سیدہ مبارکہ بیگم صاحبہ صفحہ 253 تا 255)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:

"آپ گھروں کی تعمیر نو کریں۔ اپنے گھروں کو جنت نشان بنائیں۔ اپنے تعلقات میں انکسار اور محبت پیدا کریں۔ ہر وقت اس بات سے احتراز کریں جس سے رشتے ٹوٹتے ہیں۔ اور نفرتیں پیدا ہوتی ہیں۔ آج دنیا کو سب سے زیادہ گھر کی ضرورت ہے۔ اس کو یاد رکھیں اور یہ گھر اگر احمدیوں نے دنیا کو مہیا نہ کیا تو دنیا کا کوئی معاشرہ بنی نوع انسان کو گھر مہیا نہیں کر سکتا۔"

(خطاب لجنہ جلسہ سالانہ برطانیہ 28 جولائی 1990ء)

بدتر بنو ہر ایک سے اپنے خیال میں
شاید اسی سے دخل ہو دارالوصال میں

آج ہماری تمام خوشیوں کا دارومدار خلافت سے وابستگی میں ہے۔ اگر اپنی اہلی زندگی کو خوشگوار بنانا ہے تو خدا تعالیٰ کے اس برگزیدہ کے ساتھ تعلق کو مضبوط کرنا ہوگا۔

آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں:

اگر تُو اللہ کے خلیفہ کو زمین میں دیکھے تو اس کے ساتھ مضبوطی سے چمٹ جانا اگرچہ تیرا جسم نوچ دیا جائے اور تیرا مال چھین لیا جائے۔

(مسند احمد بن حنبل حدیث نمبر 22916)

خلفاء مجسم برکت ہوتے ہیں اس برکت کے حصول کا ایک ہی ذریعہ ہے جو آنحضرت ﷺ نے اس حدیث میں بیان فرمایا ہے

حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود فرماتے ہیں:

"اُن کے ہاتھوں میں اور پیروں میں اور تمام بدن میں ایک برکت دی جاتی ہے جس کی وجہ سے اُن کا پہنا ہوا کپڑا بھی متبرک ہو جاتا ہے۔ اور اکثر اوقات کسی شخص کو چھونا یا اس کو ہاتھ لگانا، اُس کے امراض روحانی یا جسمانی کے ازالہ کا موجب ٹھہرتا ہے۔ اِسی طرح اُن کے رہنے کے مکانات میں بھی خدائے عزّوجلّ ایک برکت رکھ دیتا ہے وہ مکان بلاؤں سے محفوظ رہتا ہے خدا کے فرشتے اُس کی حفاظت کرتے ہیں۔ اسی طرح اُن کے شہر یا گاؤں میں بھی ایک برکت اور خصوصیت دی جاتی ہے۔ اسی طرح اُس خاک کو بھی کچھ برکت دی جاتی ہے جس پر اُن کا قدم پڑتا ہے۔"

(روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 19)

ہمارے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات اور خطابات سنیں اور ان پر عمل کرکے اپنی زندگیوں کو خوشگوار بنائیں۔ آپ کی خدمت میں دعائیہ خط لکھیں یقیناً ہمارے امام کی دعائیں ہی ہمیں آرام اور تسکین عطا کرتی ہیں اور کرتی رہیں گی۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے ایک دوست کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

"جماعت میں یہ تحریک عام کرنی چاہئے کہ احباب جماعت امام وقت سے ذاتی تعلق پیدا کریں اپنی محبت اور وفا کا رشتہ مضبوط سے مضبوط تر کریں اور یہ یقین رکھیں کہ آج صرف وہی دعا قبول ہوگی جو خلافت کے دروازہ میں سے گزرتی ہوئی آسمانوں تک جاتی ہے۔ یعنی آج کسی شخص کی کوئی ایسی دعا قبول نہیں ہو سکتی جو خلیفۂ وقت کے منشاء کے خلاف ہو"۔

(الفضل ربوہ 27 جون 1982ء صفحہ 6)

ایک مرتبہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے فرمایا تھا کہ وہ احمدی جس کو خلافت سے سچا تعلق نہیں ہے اس کے لئے میری دعائیں بھی قبول نہیں ہوتیں اور فرمایا کہ میرا ذاتی تجربہ ہے کہ وہ احمدی جسے خلافت سے مضبوط تعلق ہے اور بظاہر اس میں بہت سی ذاتی کمزوریاں پائی جاتی ہیں اس کے لئے بسا اوقات خدا تعالیٰ بہت جلد دعا کو قبول کر لیتا ہے۔"

(مشعل راہ جلد 2 صفحہ 621)

حضرت منشی محمد اروڑا خان صاحب کپورتھلوی کی روایت ہے کہ ہم تو حضرت اقدس مسیح موعود کے منہ کے بھوکے تھے۔ بیمار بھی ہوتے تھے تو آپ کا چہرہ مبارک دیکھنے سے اچھے ہو جاتے تھے۔

(سیرۃ المہدی جلد اوّل صفحہ 56)

ماسٹر محمد دین صاحب بی اے کی روایت ہے کہ جب ہم حضرت مسیح موعود کی مجلس میں بیٹھتے تھے تو ہم خاص طور پر محسوس کرتے تھے کہ ہماری اندرونی بیماریاں دھل رہی ہیں اور روحانیت ترقی کر رہی ہے۔

(سیرۃ المہدی جلد اوّل صفحہ 99)

پس حضرت اقدس مسیح موعود کی نیابت میں یہ نشانات آج ہمارے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو عطاء فرمائے گئے ہیں۔ آج اپنی زندگیوں میں خوشیاں لانے کے لئے خلیفۂ وقت سے تعلق قائم کریں۔ خطبات سننے کے ذریعہ، دعائیہ خطوط لکھنے کے ذریعہ، ملاقات کا شرف حاصل کر کے خلافت سے تعلق کو مضبوط کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطاء فرمائے۔ آمین

فروری 2014ء میں نیپال کے جلسہ سالانہ پر پیغام میں فرمایا: "جماعتی پروگراموں اور مجالس میں اور اپنے گھروں میں خلافت کی برکات کا تذکرہ کرتے رہیں۔ خود بھی اور اپنے اہل خانہ کو میرے خطبات اور تقاریر سنایا کریں۔ انہیں ایم ٹی اے کی کلاس دکھائیں۔ انہیں خلیفۂ وقت کی خدمت میں خطوط لکھنے کی عادت ڈالیں۔ ان کے دلوں میں خلیفۂ وقت سے اخلاص و وفا اور محبت کا رشتہ استوار کرنے کی اہمیت کو اُجاگر کرتے رہیں۔

(بدر 3 اپریل 2014ء)

☆..........☆..........☆

مکرم رانا مبارک احمد صاحب

تربیت اولاد کے روشن پہلو اور ان پر عمل کی ضرورت

اپنی اولاد سے گناہ کی بیماری دور کرو تا کہ آئندہ نسلیں محفوظ رہیں

اولاد کی تربیت اس لحاظ سے بہت ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کا سچا عبادت گزار بن جائے۔ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

"بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے۔ آگے ماں باپ اسے یہودی یا نصرانی یا مجوسی بناتے ہیں۔"

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں۔

"اسی طرح یہ بھی سچ ہے کہ ماں باپ ہی اسے مسلمان یا ہندو بناتے ہیں۔ اس حدیث کا یہ مطلب نہیں کہ جب بچہ بالغ ہو جاتا ہے تو ماں باپ اسے گرجا میں لے جا کر عیسائی بناتے ہیں۔ بلکہ یہ ہے کہ بچہ ماں باپ کے اعمال کی نقل کر کے اور ان کی باتیں سن کر وہی بنتا ہے جو اس کے ماں باپ ہوتے ہیں۔ بات یہ ہے کہ بچہ میں نقل کی عادت ہوتی ہے اگر ماں باپ اُسے اچھی باتیں نہ سکھائیں گے تو وہ دوسروں کے افعال کی نقل کرے گا۔ بعض لوگ کہتے ہیں بچوں کو آزاد چھوڑ دینا چاہئے۔ خود بڑے ہو کر احمدی ہو جائیں گے میں کہتا ہوں اگر بچے کے کان میں کسی اور کی آواز نہیں پڑتی تب تو ہو سکتا ہے کہ جب وہ بڑا ہو کر احمدیت کے متعلق سنے تو احمدی ہو جائے لیکن جب اور آوازیں اس کے کان میں اب بھی پڑ رہی ہیں اور بچہ ساتھ کے ساتھ سیکھ رہا ہے تو وہ وہی بنے گا جو دیکھے گا اور سنے گا۔ اگر فرشتے اسے اپنی بات نہیں سنائیں گے شیطان اس کا ساتھی بن جائے گا۔ اگر نیک باتیں اس کے کان میں نہ پڑیں گی تو بد پڑیں گی اور وہ بد ہو جائے گا۔

پس اگر آپ لوگ گناہ کا سلسلہ روکنا چاہتے ہیں تو جس طرح سگریشن کیمپ ہوتا ہے اس طرح بناؤ آئندہ اولاد سے گناہ کی بیماری دور کرو تا کہ آئندہ نسلیں محفوظ رہیں۔

(منہاج الطالبین انوار العلوم جلد 9 صفحہ 201)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطاب بر موقعہ جلسہ سالانہ کینیڈا 25 جون 2005ء میں ارشاد فرمایا:۔

"بچوں نے زیادہ وقت ماں کے ساتھ گزارا ہوتا ہے اس لئے ماں کا زیادہ اثر بچوں پر ہوتا ہے۔ ایک ریسرچ کے مطابق ایک بڑی تعداد کے یہ کوائف سامنے آئے ہیں۔ کہ 15 اور 16 سال کے لڑکے بھی اپنی ماؤں سے زیادہ اثر لیتے ہیں ان کی بات مانتے ہیں اور اپنے راز ان سے کہہ دیتے ہیں۔ جب بچے بڑی عمر کے ہو جاتے ہیں تو باپ ان کو گندگیوں میں پڑنے سے نہیں روکتے اور ان کی طرف توجہ نہیں دیتے جس کی وجہ سے وہ ضائع ہو جاتے ہیں۔ اس عمر میں بھی جن ماؤں نے اپنے بچوں کو سنبھالا ہوتا ہے۔ وہ بچے اس عمر میں اپنی ماؤں کے زیر اثر ہوتے ہیں۔ پس مائیں بچوں کی تربیت کی زیادہ ذمہ وار ہیں۔ اس لئے مائیں اپنے بچوں کو سنبھالیں ان کو بُرے بھلے کی تمیز سکھا کر ان میں دین کی واقفیت پیدا کر کے ان کو سنبھالیں۔

پھر بچوں کی تربیت کے سلسلہ میں ہی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے 9 مارچ 1948ء میں ارشاد فرمایا:

طفولیت کا زمانہ بہت سے امور میں معافی چاہتا ہے گو وہ تربیت کا زمانہ ضرور ہوتا ہے۔ ہم اس زمانہ میں بچے کو تربیت سے آزاد نہیں کر سکتے وہ لوگ جو بچوں کی غلطی پر یہ کہا کرتے ہیں کہ بچہ ہے جانے دو وہ اول درجہ کے احمق ہوتے ہیں۔ وہ جانتے ہی نہیں کہ بچپن کا زمانہ ہی سیکھنے کا زمانہ ہوتا ہے اگر اس عمر میں وہ نہیں سیکھے گا تو بڑی عمر میں اس کے لئے سیکھنا بڑا مشکل ہو جائے گا۔ در حقیقت اگر ہم غور کریں تو بچپن کا زمانہ سے زیادہ سیکھنے کے لئے موزوں ہوتا ہے اور اسی عمر میں اس کی تربیت......اصول پر کرنی چاہئے۔ پس گو بچہ بعض اعمال کے لحاظ سے معذور سمجھا جاتا ہے سیکھنے کا عمدہ زمانہ اس کی وہی عمر ہے۔

ہم سب کی تربیت کے سلسلہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ 23 اپریل 2010ء میں ارشاد فرمایا:

"حضرت مسیح موعود نے ہر ایک احمدی سے توقع رکھی ہے کہ ہر قسم کے جھوٹ، زنا، بدنظری، لڑائی جھگڑا، ظلم، خیانت، فساد بغاوت سے ہر صورت میں بچنا ہے۔ ہر وقت اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ میں ان برائیوں سے بچ رہا ہوں بعض لوگ ان باتوں کو چھوٹی اور معمولی چیز سمجھتے ہیں اپنے کاروبار میں، اپنے معاملات میں جھوٹ بول جاتے ہیں ان کے نزدیک جھوٹ بھی معمولی چیز ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اس کو بھی شرک کے برابر ٹھہرایا ہے۔ زنا ہے، بدنظری وغیرہ ہے۔ یہ برائیاں آجکل میڈیا کی وجہ سے عام ہو گئی ہیں۔ گھروں میں ٹیلیویژن کے ذریعہ یا انٹرنیٹ کے ذریعہ سے ایسی ایسی بیہودہ اور لچر فلمیں اور پروگرام دکھائے جاتے ہیں جو انسان کو برائیوں میں دھکیل دیتے ہیں۔ خاص طور پر نوجوان لڑکے لڑکیاں بعض احمدی گھرانوں میں بھی اس برائی میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ پہلے تو روشن خیالی کے نام پر ان فلموں کو دیکھا جاتا ہے پھر بعض بدقسمت گھر عملاً ان برائیوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ تو یہ جو زنا جو ہے یہ دماغ کا اور آنکھ کا زنا بھی ہوتا ہے اور پھر یہی زنا بڑھتے بڑھتے حقیقی برائیوں میں مبتلا کر دیتا ہے۔ ماں باپ شروع میں احتیاط نہیں کرتے اور جب پانی سر سے اونچا ہو جاتا ہے تو پھر افسوس کرتے اور روتے ہیں کہ ہماری نسل بگڑ گئی ہماری اولادیں برباد ہو گئی ہیں اس لئے چاہئے کہ پہلے نظر رکھیں۔ بیہودہ پروگراموں کے دوران بچوں کو ٹی وی کے سامنے نہ بیٹھنے دیں اور انٹرنیٹ پر بھی نظر رکھیں۔

(الفضل 8 جون 2010ء)

سویابین کی غذائی صلاحیت اور افادیت

"یہ ننھے منے دانے قدرت خداوندی کا شاہکار انسانی دماغ کے ساتھی اور رفیق الاذہان ہیں"۔

سویابین خداتعالیٰ کی ان گنت نعماء میں سے ایک اعلیٰ نعمت ہے جسے پروردگار نے انسان کے لئے بنایا ہے۔ صحت انسانی کے لئے قدرت کا خوبصورت اور انمول تحفہ ہے۔ ذہنی کام کرنے والوں کے لئے خوشخبری ہے۔ یہ ایک دماغی ٹانک ہے جو قوت حافظہ کو بڑھاتی ہے اور نسیان کا خاتمہ کرتی ہے۔ یہ غذا بھی ہے اور دوا بھی۔

سویابین کا تعلق ان پودوں سے ہے جن کی پھلیاں بطور غذا استعمال کی جاتی ہیں۔ یہ ایسی عمدہ غذا ہے جس کا شمار ان غذاؤں میں ہوتا ہے جن میں بھرپور غذائیت پائی جاتی ہے۔ سویابین ان پودوں میں سے ایک ہے جن کی کاشت انسان نے سب سے پہلے کی تھی۔ اس میں تیل کی مقدار بہت زیادہ ہوتی ہے۔ سویابین پروٹین حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔

سویابین کی غذائی صلاحیت

سویابین میں پروٹین، وٹامنز، معدنی اجزاء کے علاوہ دیگر غذائی اجزاء کا وافر ذخیرہ پایا جاتا ہے۔ اس میں وٹامن بی کمپلیکس کے علاوہ قیمتی اجزاء جیسے بائیوٹین، فولک ایسڈ، پینٹھوتھینک ایسڈ، وٹامن ای اور پائریڈاکسن بھی کثیر مقدار میں پائے جاتے ہیں۔

سویابین کی خاصیت اس میں پائی جانے والی پروٹین ہے۔ یہ ایک مکمل حیاتیاتی پروٹین ہوتی ہے جس میں ضروری امینوایسڈ پائے جاتے ہیں اور ان کا تناسب اتنا عمدہ اور اعلیٰ ہوتا ہے کہ انسانی ضروریات پوری ہو جاتی ہیں۔ سویابین میں پائی جانے والی پروٹین دیگر تمام نباتاتی پروٹین کے مقابلے میں کہیں زیادہ بہتر ہوتی ہے۔ اس کا شمار ان اغذیہ میں کیا جاسکتا ہے۔ جو انسان کی جسمانی صحت کے لئے بہت ضروری ہیں، جیسے انڈے، گوشت، دودھ وغیرہ۔ سویابین میں ان غذاؤں سے کہیں زیادہ مقدار میں پروٹین پائی جاتی ہے۔

قدرتی فائدے اور شفا بخش اجزا

طبی لحاظ سے سویابین میں ان گنت خوبیاں پائی جاتی ہیں۔ کئی غذائیں ایسی ہوتی ہیں جن میں پروٹین اپنی راکھ میں ایسڈز ہوتی ہیں لیکن سویابین میں پروٹین اپنی راکھ میں الکلائن والا نمک ہوتی ہے۔ اسی وجہ سے یہ جسم انسانی میں اصلاح کرنے والی غذا کہلاتی ہے۔ چین جہاں وسیع رقبے پر سویابین کاشت کی جاتی ہے وہاں کے لوگ ببانگ دہل یہ بات کہتے ہیں کہ یہ جسم کو موٹا کرتی ہے رنگ نکھارتی ہے بدن کی بڑھوتری میں تیزی پیدا کرتی ہے۔ قبض کی شکایت رفع کرتی ہے اور کئی قسم کی دیگر بیماریوں کا قلع قمع کرتی ہے۔ یورپ اور امریکہ میں کئے جانے والے لیبارٹری ٹیسٹ میں یہ ساری خوبیاں 85 فیصد تک درست پائی گئی ہیں۔

بچوں کو پلانے کے لئے سویابین کا دودھ گائے کے دودھ جیسا ہوتا ہے۔ تجربات سے یہ بات ثابت ہوچکی ہے کہ سویابین کی پروٹین کا 90 فیصد حصہ جسم میں جذب ہوکر جزو بدن بن جاتا ہے جبکہ اس کا دودھ تقریباً ہضم ہو جاتا ہے۔ یہ ایسا دودھ ہوتا ہے جو انتڑیوں کی صحت میں بہت زیادہ معاونت کرتا ہے۔ اس دودھ سے تیار کی جانے والی دہی اصل دودھ کی دہی سے زیادہ خوشبودار اور خوش ذائقہ ہوتی ہے۔ اس دہی کو باقاعدگی سے استعمال کیا جائے تو انتڑیاں صحت مند رہتی ہیں اور بدہضمی سے لاحق ہونے والی بیماریوں کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ بڑھاپا جلد نہیں آتا۔

سویابین میں آئرن کی کافی مقدار پائی جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ انیمیا (خون کی کمی) کو دور کرتا ہے۔ ایسے مریض جن میں خون کی کمی کمزور ہاضمے کی وجہ سے ہو انہیں سویابین ہلکی پھلکی صورت میں دینا مفید رہتا ہے تا کہ وہ آسانی سے ہضم کرسکیں۔

سویابین ایسا قیمتی علاج بالغذا ہے جو حیوانی پروٹین جس میں گوشت اور انڈے شامل ہوتے ہیں کی ضرورت اور استعمال کم کرتا ہے، اسی لئے ایگزیما اور دیگر جلدی امراض کا شکار مریضوں کے لئے بیش قیمت دوا ہے۔ یہ ایسی پروٹین مہیا کرتا ہے جس سے جلد میں سوزش کے اسباب اور الرجی کی حساسیت ختم ہو جاتی ہیں۔ یہ بات تو آپ بخوبی جانتے ہوں گے کہ حیوانی پروٹین سے الرجی کے امکانات کا خدشہ زیادہ ہوتا ہے جبکہ سویابین کثرت سے استعمال کرنے سے شدید قسم کی کھجلی وقت ضائع کئے بغیر بہت حد تک کم ہو جاتی ہے اور ہفتہ عشرہ تک ناپید ہو جاتی ہے اسی طرح جلد کی رسولیاں بھی چند دن سویابین استعمال کرنے سے ختم ہو جاتی ہیں اور جلد میں صحت مند تبدیلیاں سویابین میں پائی جانے والی لیسی تھین کی وجہ سے جنم لیتی ہیں۔ سویابین قدرتی مصفّی ہے۔ چربی کو جمع نہیں ہونے دیتا۔

سویابین کا دیگر استعمال

سویابین کا استعمال کئی طریقوں سے کیا جاتا ہے۔ مثلاً آٹے کی شکل میں، سبز مٹروں کی طرح پھلیوں کو استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کی نرم کونپلوں کو ساگ کے طور پر پکایا جاتا ہے۔ اس کا تیل نکال کر بطور خوردنی تیل استعمال ہوتا ہے۔ مغربی ممالک میں سویابین کے آٹے سے کئی قسم کی مصنوعات تیار کی جاتی ہیں۔ ان ممالک میں یہ ایک انڈسٹری کی حیثیت اختیار کرچکی ہے۔

اس کا آٹا بنانا بہت آسان ہے۔ سویابین کے بیج کو پہلے بھونا جاتا ہے اور پھر اس کا چھلکا اتار کر چکی میں پیس کر آٹا بنالیا جاتا ہے۔ اس آٹے میں گندم کے آٹے سے زیادہ غذائیت ہوتی ہے۔ جبکہ اس میں کیلشیم پندرہ گنا، فاسفورس سات گنا، آئرن دس گنا اور بوفلاوین نوگنا زیادہ پائی جاتی ہے۔

احتیاط

سویابین میں کڑوا مادہ ہوتا ہے جسے دور کرنا آسان ہے۔ یعنی چھ کپ گرم پانی میں آدھا چمچہ سوڈیم بائی کاربونیٹ ملا کر سویابین کو دس منٹ تک بھگو کر رکھ دیں۔ ایسا کرنے سے سویابین سے رنگ دار مادہ الگ ہو جاتا ہے۔ نیز سویابین کو گرم کرنے سے اس میں پایا جانے والا مادہ بھی نکل جاتا ہے، جو ہاضم انزائم ٹرپین پر منفی اثر ڈالتا ہے۔

(ماہنامہ مرحبا صحت لاہور نومبر 2009ء ص 7,6)

اعلیٰ قسم کی غذائیت والا تیل

سیدنا حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث سویابین کی غذائی افادیت کے بارے فرماتے ہیں:۔

ایک دفعہ مجھے کسی شخص نے ایک اشتہار بھیج دیا ایک امریکہ کی فرم سویابین سے جس کا ابھی میں نے ذکر کیا ہے اس میں چوبیس فیصد بہت اعلیٰ قسم کی غذائیت رکھنے والا تیل بھی پایا جاتا ہے۔ اس میں لکھا ہوا تھا کہ ہم تیل نکال لیتے ہیں اور جو کھلی رہ جاتی ہے نا جس طرح بنولے کی کھلی آپ جانور کو ڈال دیتے ہیں وہ کھلی کے انہوں نے پیس کے ڈبے بنائے ہوئے ہیں اور افریقہ کے غریب ممالک اور دوسرے غریب ممالک میں بڑا احسان کر کے تقسیم کر رہے ہیں۔ تو میں بھی چونکہ سویابین میں تجربہ کرنے والا تھا۔ میں نے ان کو خط لکھا بڑے آرام سے۔ میں نے کہا میرا تجربہ یہ ہے کہ Whole سویا جو ہے یعنی اس میں سے اگر تیل نہ نکالا جائے تو یہ بہت زیادہ مفید ہے بنسبت اس کے کہ تیل نکال کر کھلی لوگوں کو کھلائی جائے۔ یہ آپ کیوں کرتے ہیں ایسا؟ بڑے پیار سے خط لکھا شریفانہ، بڑی ہوشیار قوم ہے۔ ان کا جواب آیا کہ اصل بات یہ ہے کہ اس کا تیل اگر ہم نہ نکالیں تو تھوڑی سی "ہیک" آتی ہے جسے بعض لوگ پسند نہیں کرتے اس وجہ سے ہم نکال لیتے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ تیل نکالنے سے اس کے اندر غذائیت دسواں حصہ بھی نہیں رہتی۔ بہرحال یہ چیزیں ہیں۔ ہمارے ملک میں ایک وقت اس کو لگایا گیا تھا۔ پھر لوگوں نے چھوڑ دیا۔ اب پھر سنا ہے لگانے کی کوشش کررہے ہیں۔

(خطبات ناصر جلد ہشتم ص 258)

داغ غائب ہوکر چہرہ سرخ ہوگیا

سویابین میں خالق کائنات نے بیشمار خزائن محفوظ کر دیئے ہیں اس کے استعمال سے چند ایام میں غیر معمولی فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ سویابین بازار میں آسانی سے دستیاب ہے اور اسے کئی طریق پر جزو غذا بنایا جاسکتا ہے اس کے فوری اثرات کے بارے ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ارشاد فرماتے ہیں:۔

ایک دفعہ میں اپنے دفتر سے پرنسپل لاج کی طرف جارہا تھا۔ راستے میں مجھے مل گیا ایک سکالر، نہایت چوٹی کا طالب علم ہمارا اور دو مہینے بعد ہونے تھے امتحان۔ وہ راستے میں ملا میں نے سلام کیا اس کو۔ میں نے اس کا چہرہ دیکھا تو اس کے چہرے کے اوپر سفید سفید داغ پڑے ہوئے تھے جو کمزوری کی علامت ہے۔ اتنی سخت شرم آئی اس بچے سے میں نے کہا کہ یہ پڑھ رہا ہے امتحان قریب ہے اور کھانے کو متوازن غذا اس کے مناسب حال اس کو نہیں مل رہی۔ یہ مشکل بن گئی ہے اس کی۔ بڑی استغفار کی میں نے۔ اس کو میں نے کہا چلو ایک تو تمہیں میں ابھی دوں ایک چیز۔ تو میں بڑی دیر سے سویابین پر تجربہ کررہا ہوں۔ گھر گیا۔ میں نے اس کو سویابین دی۔ میں نے کہا یہ کھانا شروع کرو۔ پھر ہوسٹل ہی کا طالب علم تھا میں نے ہوسٹل والوں کو کہا کہ تم اتھلیٹ دیتے ہو سویابین کی پنجیری بنا کے تو اپنے سکالرز جو ہیں پڑھا کو بہت تیز پڑھنے میں، ان کو بھی دو۔ وہ بنا کے دی۔ پندرہ دن کے بعد میں نے دیکھا تو سارے داغ غائب، سرخ چہرہ، خون باہر نکلے۔ میں بڑا خوش ہوا۔ میں نے کہا یہ خدا نے مجھے اس کے چہرے سے سبق دیا تھا اور میری توجہ اس طرف پھیر دی۔

(خطبات ناصر جلد ہشتم ص 256 خطبہ جمعہ 6 جولائی 1979ء)

(مرتبہ: مکرم نذیر احمد سانول صاحب)

☆......☆......☆

مکرم مبارک احمد صاحب۔ سابق پرنسپل احمدیہ سکول سلاگا

محترم عبدالوہاب آدم صاحب امیر جماعت گھانا کا ذکر خیر

جناب عبدالوہاب آدم صاحب امیر جماعت گھانا 22 جون 2014ء کو ہمیں داغ مفارقت دے کر اپنے مولا کے حضور حاضر ہو گئے۔ خاکسار کو بطور پرنسپل احمدیہ سیکنڈری سکول سلاگا دو سال 76-1975ء کا عرصہ آپ کے ساتھ کام کرنے کا شرف حاصل ہوا۔

آپ ان گنت خوبیوں کے مالک تھے۔ ہر دلعزیز اور ہمدرد امیر تھے۔ ہر ایک کے ساتھ محبت واخوت اور احسان کا سلوک تھا۔ ہر ایک یہی سمجھتا تھا کہ امیر صاحب کا صرف مجھ سے ہی نرالا ذاتی تعلق ہے۔

دعا پر پختہ یقین

امیر صاحب کو قبولیت دعا پر زبردست یقین تھا۔ میرے سپرد علاوہ تعلیم وتدریس کے احمدیہ سکول سلاگا کی نئی بلڈنگ کی تعمیر کی بھی ذمہ داری تھی۔ میں نے کسی معاملہ پر پریشانی کا اظہار کیا تو فوراً بولے مبارک صاحب فکر نہ کریں جائے نماز بچھا لیں گے۔ یہ فقرہ ہی میرے لئے قوت اور زیادتی ایمان کا باعث بن گیا۔

رفقائے کار کی حوصلہ افزائی اور احترام

ہمارے بڑے بیٹے کی پیدائش گھانا میں ہوئی اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے عطاء الوہاب نام رکھا۔ محترم امیر صاحب نے بیٹے کا نام سن کر فرمایا کہ مجھے تمہارے بیٹے کا نام بہت پسند ہے۔ میرے استفسار پر فرمایا کہ اس نے گھانا کے پہلے امیر عطاء اللہ کلیم اور موجودہ عبدالوہاب آدم دونوں امیروں کا نام لے لیا ہے۔ مجھے تو کبھی ایسا خیال نہیں آیا تھا۔

آپ ہی کے زمانہ میں میں سلاگا سکول کی تعمیر میں مصروف تھا کہ سکول کے کلاس رومز کے آخری کمرہ کی چھت جو کہ Asbestos Sheets کی تھی کسی وجہ سے پھٹ گئی اور اسے دوبارہ بنانا پڑا۔ مجھے گھبراہٹ ہوئی کہ نقصان کے علاوہ امیر صاحب شائد ناراض بھی ہوں۔ لیکن شفقت اور محبت کا یہ عالم تھا کہ جواب آیا۔ مبارک صاحب فکر نہ کریں۔ سلاگا میں ہوائیں چلتی رہتی ہیں۔ میرا خیال تھا کہ شاید ساری چھت ہی اڑ گئی ہے۔ یہ تھے ہمارے امیر صاحب جن کو دل جیتنے کا اور پیار سے کام لینا آتا تھا۔ آپ نے جلد رقم بھجوائی اور آپ کی حوصلہ افزائی سے تعمیر کا کام پایہ تکمیل کو پہنچا۔

احمدیہ سیکنڈری سکول سلاگا کے سالانہ یوم والدین اور تقریب انعامات کے سلسلہ میں خاکسار نے مکرم وہاب صاحب کو بطور Chief Guest مدعو کیا۔ مکرم وہاب صاحب کافی دور سے آنے کی وجہ سے کچھ لیٹ ہو گئے۔ پہلے معذرت کی اور پھر بڑے اچھے انداز سے تعریفی کلمات بیان کرتے ہوئے کہا کہ ہمارے پرنسپل وقف کر کے خدمت کر رہے ہیں، پھر فرمایا کہ جماعتی رقم میں اتنی برکت ہے اس سکول جتنے رقبے والی عمارت اس سے دوگنی رقم سے بھی نہیں بن سکتی تھی۔

اردو زبان سے لگاؤ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے تعلیم الاسلام کالج میں اردو کانفرنس کو یہ سلوگن دیا تھا۔ اردو ہماری قومی ہی نہیں بلکہ مذہبی زبان بھی ہے کے تحت محترم امیر صاحب اور اس وجہ سے کہ حضرت مسیح موعود کی اکثر کتب اردو میں ہیں۔ آپ نے ہمیشہ ہم واقفین کے ساتھ اردو زبان میں ہی خط وکتابت کی اور بول چال بھی اور پوری طرح اردو کو ایک مذہبی زبان سمجھتے ہوئے اس زبان کی خدمت کی۔ اس طرح ایک دفعہ خاکسار کو نارتھ گھانا کے ایک شہر WA (واہ) میں جلسہ سالانہ میں شمولیت کی توفیق ملی۔ محترم امیر صاحب نے کئی ایک اقتباسات اردو میں پڑھے اور پھر اس کا مقامی زبان میں ترجمہ سنایا۔ یہ نظارہ اتنا بھلا لگا کہ اب تک اس کی شیرینی باقی ہے۔

واقفین کے ساتھ ہمدردی

جناب امیر عبدالوہاب آدم صاحب کو نہ صرف حاضر واقفین کا خیال رہتا تھا بلکہ جو واقفین ابھی ملک میں آئے بھی نہیں ہوتے تھے ان کا بھی خیال رہتا تھا۔ سلاگا میں گرمی کے پیش نظر اس عاجز نے مٹی کے تیل سے چلنے والا فریج ذاتی طور پر خریدا کیونکہ جماعت ایسا گھریلو سامان نہیں خریدتی تھی۔ جب خاکسار پاکستان واپس جانے والا تھا تو خط لکھا کہ وہ فریج کسی کو نہ بیچنا۔ سلاگا میں گرمی ہوتی ہے جو بھائی پاکستان سے آئے گا اس کے لئے چھوڑ جانا تاکہ اسے تکلیف نہ ہو۔ اس وقت تو مجھے معلوم نہ تھا کہ کون آ رہا ہے تاہم بعد میں خدا کی قدرت کہ ہمارے موجودہ امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ اس سکول میں بطور پرنسپل پاکستان سے تشریف لائے۔

تحدیث نعمت کا اظہار

وہاب صاحب کے ماموں Salaga میں ایک سرکاری دفتر میں Welfare افسر تھے۔ میرے قیام کے دوران ان کی یرقان کی وجہ سے وفات ہوئی۔ وہاں صاحب ابھی لندن میں بطور نائب امام الصلوٰۃ تھے۔ جب مجھے ملے تو فرمایا مبارک صاحب بہت شکریہ آپ نے ہمارے ماموں کا خیال رکھا۔ حالانکہ مجھے خود ان کے ماموں کی وجہ سے اپنے روزمرہ کے سکول کے کاموں میں کافی سہولت ہوتی تھی۔

حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کا نام بڑی محبت سے لیتے تھے۔ ان کے ساتھ لندن میں آپ نائب امام بیت الفضل بھی تھے۔ محترم وہاب صاحب نے بتایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے حکم پر چوہدری صاحب نے جب 1974ء میں گھانا کے دورہ پر آنا تھا تو مجھے کہا کہ وہاب صاحب میں گھانا جا رہا ہوں تم نے اپنی بیوی کو کوئی تحفہ بھیجنا ہے تو میں لے جاتا ہوں۔ پھر ذرا افسوس سے وہاب صاحب نے ذکر کیا کہ چوہدری صاحب واقفین سے بڑھ کر جماعت کی خدمت کرتے ہیں مگر ہم میں سے کچھ واقفین وقف کا ایسا نمونہ نہیں دکھاتے۔ اس طرح ایک موقع پر جبکہ آپ نے نیکٹائی لگائی ہوئی تھی فرمایا کہ یہ نیکٹائی مجھے ڈاکٹر عبدالسلام صاحب نے تحفہ میں دی ہے۔ بڑی خوشی کا اظہار کر رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے مرحوم امیر صاحب کی مغفرت فرمائے اور ان کی خوبیوں اور اوصاف کو ہم سب میں روشن فرمائے۔ آمین

☆............☆............☆

مکرم طیب احمد منصور صاحب

میرے ماموں مکرم رشید احمد قمر صاحب آف ننکانہ صاحب

خاکسار کے ماموں مکرم رشید احمد قمر صاحب مرحوم کا تعلق ننکانہ صاحب سے تھا اور آپ محترم مولانا کرم الٰہی ظفر صاحب مربی سپین کے بھتیجے تھے۔ آپ ایک نہایت پُر جوش احمدی تھے اور جماعت کی ہر تحریک پر پہلی فرصت میں لبیک کہنے کی کوشش کرتے تھے۔ آپ کو کلمہ کیس میں اسیر راہ مولیٰ بننے کی سعادت بھی نصیب ہوئی اور اس کے بعد ایک لمبا عرصہ عدالتوں میں پیشیوں کے لئے جانا پڑتا رہا۔ آپ ننکانہ صاحب کے ایم سی ہائی سکول میں ٹیچر تھے۔ ریٹائرڈ ہونے کے بعد آپ نے ایک پرائیویٹ پرائمری سکول کھول لیا تھا۔ انتہائی مخالفت کے باوجود اللہ تعالیٰ نے آپ کو عوام الناس میں بے انتہا مقبولیت عطا فرمائی تھی اور بلاشبہ آپ ننکانہ صاحب کی قابل اور معتبر شخصیتوں میں شمار کئے جاتے تھے۔ ننکانہ صاحب کے ایک مخالف نے اپنی بچیوں کو ٹیوشن کے لئے ماموں جان کا ہی یہ کہتے ہوئے انتخاب کیا کہ ان کو ننکانہ صاحب کے کسی دوسرے ٹیچر پر اعتبار نہیں ہے۔ ہائی سکول میں بھی آپ کو ہمیشہ فتنہ پسند ٹیچروں کا سامنا کرنا پڑتا تھا جن کے ایماء پر بعض طلباء بھی مسائل کھڑے کرتے رہتے تھے۔ آپ کو مخالفین کی طرف سے دھمکی آمیز خطوط بھی ملتے رہتے تھے۔ اپریل 1989ء کے فسادات کے دوران، جن میں ننکانہ صاحب کے سترہ احمدی خاندانوں کے مکانات کو جلا کر خاکستر کر دیا گیا تھا، ان میں خاکسار کے ماموں اور خاکسار کا گھر بھی شامل تھا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اپنے منظوم کلام میں بھی اس واقعہ کا یوں ذکر فرمایا تھا:۔

تصور ان دنوں جس رہ سے بھی ربوہ پہنچتا ہے
تعجب ہے کہ ہر اس راہ پر ننکانہ آتا ہے

آپ کو شعر کہنے کا ملکہ بھی حاصل تھا۔ ایک دفعہ آپ نے ہائی سکول میں سیرۃ النبی ﷺ کے موقع پر ایک نعتیہ مقابلہ کے لئے ایک نعت تحریر کی اور اپنے ایک شاگرد کو خفیہ طور پر اس کی تیاری کروائی کہ کسی کو پتہ نہ چلے کہ انہوں نے یہ نعت رسول مقبول ﷺ تحریر کی ہے۔ آپ کے شاگرد نے یہ نعت پڑھی اور انعام کا حقدار ٹھہرا۔

میرے ماموں کی ایک اور خوبی جس کا خاکسار کے ذہن پر بہت گہرا اثر ہے وہ یہ ہے کہ آپ کو اپنے سب بہن بھائیوں میں سے اللہ تعالیٰ نے خاکسار کی نانی اماں اور نانا ابو کی آخری وقت تک خدمت کی توفیق عطا فرمائی۔ سردیوں کی رات میں نانی اماں کا کمرہ گرم رکھنے کی خاطر کوئلوں کی انگیٹھی کو بڑے اہتمام سے تیار کیا کرتے تھے اور ہر طرح سے ان کا خیال رکھا۔ اس کے علاوہ آپ کو اپنے ایک بڑے معذور بھائی کی بھی ان کے انتقال تک دیکھ بھال کرنے کی توفیق ملی۔

وفات سے کئی سال پہلے آپ پر فالج کا حملہ ہوا۔ اس کے باوجود بیت الذکر میں جا کر باجماعت نماز ادا کرتے تھے اور فالج کے باوجود اپنی گزشتہ روٹین کے مطابق وقف عارضی کے لئے ننکانہ صاحب کے اردگرد کی دیہاتی جماعتوں میں جایا کرتے تھے، گرمیوں کی چھٹیوں کے دوران خاکسار کو بھی بعض دفعہ ان کو سائیکل پر بٹھا کر ان کے ساتھ جا کر وقف عارضی کرنے کی توفیق ملی۔ ننکانہ صاحب میں آنے والے مرکزی نمائندوں کی مہمان نوازی کیا کرتے تھے۔ وفات سے چند سال پہلے ربوہ میں شفٹ ہو گئے تھے اور اپنے آخری ایام مرکز میں ہی گزارے اور اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائے اور آپ کی اولاد کو آپ کی قربانیوں کے ثمرات سے نوازے۔ آمین

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

کامیابی

مکرم منور احمد بجہ صاحب انسپکٹر روزنامہ الفضل تحریر کرتے ہیں۔

خنساء نور العین بنت مکرم مظفر منصور صاحب نے بفضل اللہ تعالیٰ O Level کا امتحان بیکن ہاؤس سکول راولپنڈی سے *5A اور 3A حاصل کر کے نمایاں کامیابی سے پاس کیا ہے۔ بچی مکرم غلام رسول بجہ صاحب مرحوم آف چک نمبر 99 شمالی ضلع سرگودھا کی پوتی اور مکرم چوہدری عتیق احمد باجوہ صاحب شہید سابق امیر ضلع وہاڑی کی نواسی ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو مستقبل میں بھی اعلیٰ کامیابیوں سے نوازے اور دین و دنیا کی حسنات عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم محمد اکبر ظفر صاحب دارالنصر غربی اقبال ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے والد مکرم محمد ظفر صاحب ابن مکرم محمد سعید صاحب مرحوم 8 ستمبر 2014ء کو بعمر 63 سال مولائے حقیقی سے جا ملے۔ نومبر 2013ء میں گلے کے کینسر کا پتہ چلا۔ شوکت خانم ہسپتال لاہور سے علاج اور ریڈی ایشن ہونے کے باوجود زندگی نے وفا نہ کی۔ مرحوم کی نماز جنازہ مورخہ 10 ستمبر 2014ء کو بعد نماز عصر مرحوم کے بھائی مکرم محمد نسیم تبسم صاحب مربی ضلع کراچی نے بیت الاقبال دارالنصر ربوہ میں پڑھائی اور عام قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم مربی صاحب نے ہی دعا کروائی۔ مرحوم حضرت مولوی محمد حسین صاحب سبز پگڑی والے رفیق حضرت مسیح موعود کے پوتے تھے۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے۔ بہت صاف گو انسان تھے۔ ہر ایک سے پیار سے پیش آتے۔ جماعت احمدیہ سے نہایت درجہ وفا اور پیار کا تعلق تھا۔ حضور انور کا خطبہ جمعہ و دیگر خطابات سننے کے لئے خصوصی اہتمام کرتے۔ جماعتی کتب اور الفضل بڑے شوق سے پڑھتے۔ علم کی دولت سے مالا مال تھے۔ مرحوم نے پسماندگان میں زوجہ محترمہ بشریٰ ظفر صاحبہ، دو بیٹے خاکسار، مکرم محمد اصغر صاحب کارکن نظارت تعلیم، دو بیٹیاں مکرمہ امۃ النصیر چوہدری صاحبہ زوجہ مکرم مبارک چوہدری صاحب لندن، مکرمہ امۃ الرشید ناصر صاحبہ کارکن وقف جدید ڈسپنسری زوجہ مکرم ملک ناصر احمد صاحب کارکن وکالت وقف نو، 4 پوتے، دو پوتیاں، 3 نواسے اور 2 نواسیاں سوگوار چھوڑی ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے، مغفرت کا سلوک فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

نیز خاکسار ان سب احباب کا تہہ دل سے شکر گزار ہے جنہوں نے خود تشریف لا کر یا بذریعہ فون اظہار تعزیت کیا اور اس مشکل گھڑی میں ہماری ڈھارس بندھائی۔ اللہ تعالیٰ ان سب احباب و خواتین کو جزائے خیر عطا کرے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم وحید احمد صاحب مربی اطفال داتا زید کا ضلع سیالکوٹ تحریر کرتے ہیں۔

میری والدہ محترمہ رضیہ سلطانہ صاحبہ اہلیہ مکرم اللہ دتہ صاحب مرحوم داتا زید کا ضلع سیالکوٹ کچھ عرصہ بیمار رہنے کے بعد مورخہ 22/اگست 2014ء کو بعمر 72 سال بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اگلے روز آپ کی نماز جنازہ محترم محمد نور بھٹی صاحب معلم سلسلہ نے پڑھائی مقامی قبرستان میں تدفین کے بعد محترم معلم صاحب نے ہی دعا کروائی۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند، غریب پرور، مہمان نواز، ہر ایک سے محبت کا سلوک کرنے والی تھیں۔ مرحومہ نے پسماندگان میں تین بیٹے مکرم مبشر احمد صاحب، خاکسار، مکرم رضوان احمد صاحب جرمنی، دو بیٹیاں مکرمہ امۃ الحفیظ صاحبہ اہلیہ مکرم اختر احمد صاحب ملتان اور مکرمہ نیرّہ سلطانہ صاحبہ اہلیہ مکرم اظہر احمد صاحب نیروبی کینیا چھوڑی ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند کرتے ہوئے، جنت الفردوس میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

ملازمت کے مواقع

پنجاب پبلک سروس کمیشن نے ایگری کلچر، ہیلتھ، ہوم اور مائنز اینڈ منرل ڈیپارٹمنٹس میں ملازمتوں کا اعلان کر دیا ہے۔ تفصیلات اور آن لائن اپلائی کرنے کیلئے وزٹ کریں۔

www.ppsc.gop.pk

ماری اسٹوپس سوسائٹی کو صوبہ سندھ کیلئے ڈسٹرکٹ کوآرڈینیٹر آفیسرز، اکاؤنٹس/ آئی ٹی اسسٹنٹ، کنسولرز، رجسٹریشن اسسٹنٹس، آفس اسسٹنٹس اور سینئر فیلڈ سپر وائزرز کی خالی آسامیوں کیلئے درخواستیں مطلوب ہیں۔ تفصیلات کیلئے وزٹ کریں:

www.mariestopespk.org/jobs-listing

مکرم خواجہ عبدالمومن صاحب

پیارے پھوپھا جان مکرم سید احمد علی شاہ صاحب

جب سے میں نے ہوش سنبھالا محترم پھوپھا جان کی شفقت و محبت خاکسار کو حاصل رہی۔ پھوپھا جان نے اپنے بچوں کی بہت اچھے رنگ میں تربیت کی اور ان کو خادم احمدیت بنایا۔ بچوں کو نماز کا عادی بنانے کے لئے گھر میں باجماعت نماز کا اہتمام کرتے تھے۔ بچوں کو باقاعدگی سے چندہ ادا کرنے کی عادت ڈالی اور خلافت اور جماعت کی اطاعت کرنے کی ہمیشہ تلقین کرتے تھے۔

آپ بہت مہمان نواز اور اقربا پرور تھے غریب رشتہ داروں کا بھی ہمیشہ خیال رکھتے تھے اور ان کی مدد کیا کرتے تھے۔ آپ کو شکار کرنے کا جنون کی حد تک شوق تھا، اس لئے آپ جب ہر سال کراچی سے بچوں کے ہمراہ ربوہ آتے تو میرے والد صاحب مکرم خواجہ عبدالحئی صاحب مرحوم اور شکار کا شوق رکھنے والے خاندان حضرت مسیح موعود کے احباب کے ساتھ ایک گروپ کی شکل میں شکار پر جایا کرتے تھے۔ کئی بار خاکسار کو بھی اس بابرکت گروپ کے ساتھ شکار پر جانے کا موقع ملا۔ پھوپھا جان کا نشانہ اچھا تھا اور ہمیشہ وہ شکار مار کے لایا کرتے تھے۔ نہ صرف شکار کرنے کا شوق تھا بلکہ شکار کئے گئے پرندوں کو کھانے کے بھی بہت شوقین تھے۔

پھوپھا جان ائرفورس کی ڈیوٹی کے بعد روزانہ شام کو شکار پر باقاعدگی سے جایا کرتے تھے۔ ناروے شفٹ ہونے کے بعد آپ پرندوں کا شکار تو نہ کر سکے لیکن شکار کا شوق پورا کرنے کے لئے سمندر پر مچھلیاں پکڑنے جایا کرتے تھے۔

جب 1986ء میں خاکسار اپنی فیملی کے ساتھ ناروے شفٹ ہوا تو ہمارا پہلا قیام پھوپھا جان اور پھوپھی جان کے گھر ہی تھا جہاں میں نے اور میرے بچوں نے ان کی محبت و شفقت سے بھرپور حصہ پایا۔

پھوپھا جان کو بحیثیت صدر جماعت Hauketo اور صدر انصاراللہ ناروے کافی لمبا عرصہ خدمات کا موقع ملا۔ خاکسار بھی انصاراللہ کی نیشنل عاملہ میں تھا۔ آپ اپنی عاملہ کے ممبران پر پورا اعتماد کرتے اور ان کی بہت عزت کرتے تھے۔ عاملہ کے ممبران بھی آپ کو اپنا مہربان اور شفیق بزرگ سمجھتے تھے۔ آپ اللہ کے فضل سے اپنی ذمہ داری کو انتہائی دیانتداری سے نبھاتے تھے۔

جب انصاراللہ کا یورپین اجتماع لندن میں منعقد ہوا تو آپ کی قیادت میں ہم چند انصار اس میں شامل ہوئے اور علمی اور ورزشی مقابلہ جات میں حصہ لیا۔ والی بال کے مقابلہ میں ہماری ٹیم نے اول پوزیشن حاصل کی جبکہ فی البدیہہ تقریر میں صدر صاحب انصار اللہ (پھوپھا جان) نے اول اور خاکسار نے دوسری پوزیشن حاصل کی۔ اجتماع کے مقابلوں میں بھرپور حصہ لینے پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے خوشنودی کا اظہار فرمایا۔

آپ کئی خوبیوں کے مالک تھے۔ وصیت کے بابرکت نظام میں شامل تھے۔ آپ کی وفات ناروے میں ہوئی اور اوسلو میں ہی مقبرہ موصیان میں تدفین ہوئی۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند کرے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین

☆☆..........☆..........☆☆

الائیڈ آئل اینڈ انرجی پرائیویٹ لمیٹڈ کو لاہور اور فیصل آباد کیلئے کارپوریٹ سیلز ایگزیکٹو اور اکاؤنٹس ایگزیکٹو کی ضرورت ہے۔

ہائر ایجوکیشن کمیشن اسلام آباد کو اسسٹنٹ ڈائریکٹر، اکاؤنٹنٹ کمپیوٹر آپریٹر، اسسٹنٹ، ایل ڈی سی اور ڈرائیور کی خالی آسامیوں کیلئے درخواستیں مطلوب ہیں۔ تفصیلات و آن لائن اپلائی کرنے کے لئے ایچ ای سی کی آفیشل ویب سائٹ وزٹ کریں۔ www.hjp.hec.gov.pk

الیکٹرک کمپنی کو ڈیزائن انجینئر، کیو اے/ کیو سی انجینئر اور کیڈ آپریٹر کی ضرورت ہے۔

گاڑیاں اور ہیوی مشینری فروخت کرنے والی ایک کمپنی کو راولپنڈی کیلئے برانچ مینیجر کی ضرورت ہے۔ تفصیلات کیلئے رابطہ کریں۔

0303-4444789

نوٹ: اشتہار نمبر 1 تا 5 کی تفصیل کیلئے 10/اگست 2014ء کا اخبار روزنامہ جنگ ملاحظہ فرمائیں۔ (نظارت صنعت وتجارت ربوہ)

ایمبولینس کی فراہمی

ربوہ کے تمام احباب جماعت کو مطلع کیا جاتا ہے کہ جب بھی مریض کو ایمرجنسی کی صورت میں فضل عمر ہسپتال لانا مقصود ہو تو درج ذیل نمبرز پر فوری رابطہ فرمائیں اور متعلقہ کارکن کو ایمبولینس کی فراہمی کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

فون نمبرز: 047-6211373,6213909

6213970,6215646

ایمبولینس سٹیشن: EXT 184

استقبالیہ 120

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

کف سرور Cough Saroor
کھانسی کے قطرے۔ شدید کھانسی سانس اور دمہ کیلئے بے حد مفید۔ خصوصاً بچوں کیلئے قیمت -/15 روپے
بھٹی ہومیو پیتھک کلینک رحمت بازار ربوہ
0333-6568240

معلوماتی خبریں
عالمی ذرائع ابلاغ سے

انوکھا برطانوی کیفے (Cafe)

لندن میں ایک ایسا منفرد ''پے پرمنٹ'' کیفے کھلا ہے۔ جو کسٹمرز کو ان گنت بسکٹ اور چائے مفت میں آفر کر رہا ہے۔ لیکن وہاں پر موجودگی کے ہر منٹ کے حساب سے پیسے چارج کئے جائیں گے۔ اس میں سیلف سروس ہو گی۔ اور برتن بھی خود ہی دھونے ہوں گے۔

(روزنامہ نئی بات 18/اگست 2014ء)

اندر کی بات بتانے والا آلہ

سائنسدانوں نے ایک ایسا آلہ ایجاد کیا ہے جو آپ کو فوری بتا دے گا کہ جو پھل آپ کھا رہے ہیں۔ وہ کچا ہے یا پکا۔ اور اسی طرح دوسری کھانے کی چیزوں کی غذائیت کے بارے میں بتائے گا۔ یہ آلہ کسی بھی چیز کو چیک کر کے اس کی معلومات آپ کے سمارٹ فون پر موجود ایک اپلیکیشن اس کو بلوٹوتھ کے ذریعہ فراہم کر دے گا۔ جہاں سے آپ اس کو پڑھ سکتے ہیں۔

(روزنامہ پاکستان 3 مئی 2014ء)

انسانی جلد کی طرح جہاز کی محسوس کرنے والی سطح

دفاعی سامان تیار کرنے والی کمپنی کا کہنا ہے کہ اس ٹیکنالوجی کے تحت جہاز کی سطح پر دسیوں ہزار مائیکرو سینسر لگائے گئے ہیں جن کے باعث یہ بہت سے مسائل کو سر اٹھانے سے پہلے ہی دریافت کر لیتی ہے۔ یہ سینسر ہوا کی رفتار، درجہ حرارت، تناؤ اور حرکت کی پیمائش کر سکتے ہیں۔ اس ٹیکنالوجی کو فوج کے علاوہ دوسرے بہت سے شعبوں میں بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔ ٹیکنالوجی کی موجد لڈیا ہائیڈ کہتی ہیں کہ انہیں یہ خیال کپڑے سکھانے والے ٹمبل ڈرائر کو دیکھ کر آیا جس میں ایسا سینسر لگا ہوتا ہے جو اسے زیادہ گرم نہیں ہونے دیتا۔ یہ سینسر گرد کے ذرات جتنے چھوٹے ہیں اور انہیں جہاز کی سطح پر رنگ کی مانند سپرے کیا جا سکتا ہے۔ یہ ٹیکنالوجی قدرتی آفات سے لے کر روزمرہ تنگ کرنے والی چیزوں سے نجات دلا سکتی ہے۔ اس کی مدد سے ایسے آلات تیار کئے جا سکتے ہیں جو مقامی ماحول کی خبریں پہنچاتے رہیں اور جب بھی مرمت کی ضرورت ہو تو وقت سے پہلے خبردار کر دیں۔ مثال کے طور پر اگر ڈیموں یا سیلابی پشتوں پر بال برابر دراڑیں پڑ جائیں تو ان کی اطلاع بھی پہنچا دیں۔

(بی بی سی اردو 22/اگست 2014ء)

نیند کا بار بار ٹوٹنا مضر صحت ہو سکتا ہے

نئی تحقیق سے منسلک سائنس دان کہتے ہیں کہ صرف نیند کی کمی ہی نہیں بلکہ نیند میں خلل یا نیند کا بار بار ٹوٹنا بھی صحت کیلئے نقصان دہ ہے۔ مطالعے سے پتہ چلتا ہے کہ نیند میں خلل انسانی صحت کیلئے اتنا ہی مضر ثابت ہو سکتا ہے جتنا کہ ایک رات کے جاگنے سے صحت متاثر ہوتی ہے۔

اس مطالعے میں محققین نے نیند میں خلل کی وجہ سے انسانی صحت پر نمایاں ہونے والی منفی اثرات کو اس کی سوچنے کی صلاحیتوں، بٹی ہوئی توجہ اور مزاج کی خرابی کے ساتھ منسلک کیا ہے۔ تل ابیب یونیورسٹی کے سکول آف سائیکالوجی اینڈ سائنس کے اس مطالعے میں بتایا گیا ہے کہ باوجود یہ کہ ایک رات میں آپ کی نیند ٹوٹنے کا دورانیہ محض پانچ سے دس منٹ پر مشتمل ہو لیکن نیند میں خلل آجانے سے سونے کے قدرتی نظام میں بھی خلل واقع ہوتا ہے۔ نیند میں خلل کی وجہ سے ایک رات کی نیند کو محض مسلسل چار گھنٹے کی نیند کے برابر سمجھا جاسکتا ہے۔

تحقیق میں نیند میں خلل کے منفی اثرات کو انسان کی علمی اور جذباتی رجحانات کے نقصانات کے ساتھ ظاہر کیا گیا ہے۔ یہ تحقیق شعبہ نفسیات سے تعلق رکھنے والے یونیورسٹی کے 61 رضا کار طلبہ پر کی گئی جن کی عمریں 20 سے 29 سال کے درمیان تھیں۔ شرکاء کے رات میں سونے اور جاگنے کے معمولات کا اندازہ لگانے کیلئے انہیں گھڑی نما آلہ دیا گیا۔ تجربے کے دوران پہلی رات میں طلبہ نے آٹھ گھنٹے کی نیند مکمل کی جبکہ اگلی رات انہیں چار بار فون کر کے گہری نیند سے جگایا گیا اور دوبارہ سونے سے قبل ایک چھوٹا سا کمپیوٹر ٹاسک مکمل کرنے کے لئے کہا گیا تاکہ انہیں کم از کم دس سے پندرہ منٹ تک جگایا جاسکے۔

طلبہ سے صبح میں کمپیوٹر پر کام کا جائزہ لینے کے لئے کہا گیا اور ان کے مزاج کا جائزہ لینے کے لئے ایک سوالنامہ بھی بھروایا گیا۔

تجربے سے ثابت ہوا کہ شرکاء کی تھکان، ڈپریشن، بٹی ہوئی توجہ اور مزاج کے چڑچڑے پن کا براہ راست تعلق نیند میں خلل کے مسئلے کے ساتھ تھا۔

(وائس آف امریکہ 26/اگست 2014ء)

انوکھا فریج

اطالوی انجینئرز نے انسانی جسم میں خون کی گردش کے طریقہ کار کو بنیاد بنا کر جدید فریج بنا دیا یعنی جس طرح جسم میں خون کی گردش ہوتی ہے، اسی طرح جدید فریج کے اندرونی نظام کو بنایا گیا ہے۔ نئے فریج کو 6 حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے جن کا درجہ حرارت ایک دوسرے سے مختلف، لیکن دروازہ ایک ہی ہے۔ ہر حصہ مختلف غذاؤں کیلئے مختص ہے، آپ اپنی مرضی سے چیزوں کو مطلوبہ حصے یا خانے میں رکھ سکتے ہیں۔ یہ فریج آلودگی پیدا کرنے کی خامی سے بھی مبرا ہے۔ اس کے علاوہ جب بھی آپ فریج کے سامنے آئیں گے تو یہ آپ کا وزن سامنے لگی چھوٹی سکرین پر دکھائے گا جس سے آپ اپنا وزن کم کرنے کے بارے میں بھی سوچ سکتے ہیں۔ سکرین پر ہر خانے کا درجہ حرارت بھی دکھا جاتا ہے، جس سے آپ با آسانی غذا کو مطلوبہ خانے میں رکھ سکتے ہیں۔

(روزنامہ دنیا 30/اگست 2014ء)

موم بتی اب کبھی ضائع نہیں ہوگی

موم بتی روشنی بکھیرتے بکھیرتے پگھل جاتی ہے اور پھر موم کسی کام کا نہیں رہتا۔ مگر اب پگھلنے والے موم سے دوبارہ موم بتی بن جائے گی۔ برطانوی ڈیزائنر بینجمن کی نئی ایجاد سے موم بتی اب کبھی ضائع نہیں ہوگی۔ ریکینڈل کینڈل موم بتی کا ہولڈر ہے، اور اس میں ٹیوب نما سانچہ بھی لگا ہوا ہے جس پر جلتی ہوئی موم بتی پگھلتے ہوئے موم کو جمع کرتی جائے گی اور ایک نئی موم بتی میں ڈھال دے گی، جس کے بعد ہولڈر کو کھول کر موم بتی دوبارہ استعمال کیلئے نکالی جاسکتی ہے۔

(روزنامہ دنیا 30/اگست 2014ء)

ہوا میں معلق ریسٹورنٹ

بیلجیئم کی ایک کمپنی نے حال ہی میں کروشیا کے شہر سپلٹ میں ہوا میں معلق ریسٹورنٹ قائم کر کے ضیافت اڑانے کا نیا اور دلچسپ طریقہ متعارف کرایا ہے۔ 165 فٹ کی بلندی پر ہوا میں کرین کے ذریعے معلق اس ریسٹورنٹ میں ایک ٹیبل کے گرد 22 افراد کے بیٹھنے کی گنجائش ہے جس کے 8 گھنٹے کا کرایہ 11 ہزار ڈالر رکھا گیا ہے تاہم اس میں کیٹرنگ چارجز شامل نہیں ہیں جبکہ اس ڈائننگ ٹیبل پر اکیلے بیٹھنے کی فیس 303 ڈالر سے 1 ہزار ڈالر تک رکھی گئی ہے۔ یہاں ایک ٹیبل پر مہمانوں کی تواضع کے لئے 3 افراد پر مشتمل سٹاف موجود ہے۔ اس ریسٹورنٹ میں ایک وقت میں زیادہ سے زیادہ 350 افراد کے لئے ظہرانہ کے علاوہ ناشتہ، عشائیہ اور بزنس میٹنگ کی سہولت فراہم کی گئی ہے۔

(روزنامہ دنیا 30/اگست 2014ء)

ربوہ میں طلوع وغروب 22 ستمبر

طلوع فجر	4:34
طلوع آفتاب	5:54
زوال آفتاب	12:01
غروب آفتاب	6:08

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

22 ستمبر 2014ء

6:05 am	گلشن وقف نو۔ اطفال وخدام
7:45 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 19 ستمبر 2014ء
9:55 am	لقاء مع العرب
12:00 pm	وقف نو اجتماع 2011ء
6:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 12 دسمبر 2008ء
9:00 pm	راہ ہدیٰ
11:30 pm	وقف نو اجتماع 2011ء

درخواست دعا

مکرم سرفراز احمد صاحب دارالعلوم غربی صادق ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے والد محترم جاوید احمد صاحب ڈینگی بخار میں مبتلا ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شفاء کاملہ وعاجلہ سے نوازے اور جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

موسم گرما کی تمام ورائٹی پر سیل جاری ہے
ورلڈ فیبرکس
ملک مارکیٹ نزد یوٹیلیٹی سٹور ریلوے روڈ ربوہ
0476-213155

Got.Lic# ID.541 IATA
خوشخبری
Daewoo کی ٹکٹیں بھی مل سکتی ہیں
ملکی وغیر ملکی ٹکٹ۔ ریکنفرمیشن۔ انشورنس
ہوٹل بکنگ کی بارعایت سروس کے لئے
Sabina Travels Consultant
Yadgar Road Rabwah
047-6211211,6215211
0334-6389399

10-R

پرہیز علاج سے بہتر ہے
QMR Analyzer کے ذریعہ اپنے جسم کے اعضاء کے متعلق 36 رپورٹس حاصل کریں۔
نہ صرف موجودہ بلکہ آئندہ ممکنہ تکالیف کے متعلق آگاہی حاصل کریں
اوقات صبح 10:30 بجے تا 1 بجے شام 6 بجے تا 8:30 بجے
FINE & THE BEST FB
F.B ہومیو سنٹر فارکرانک ڈیزیز طارق مارکیٹ ربوہ
0300-7705078